سوال

(589) سجدۂ عبادت اور سجدۂ تعظیمی میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا سجدۂ عبادت اور سجدۂ تعظیمی کے حکم میں کوئی فرق ہے؟

مندرجہ ذیل مسائل میں قرآن وحدیث اور فہم سلف کے مطابق آپکی رہنمائی مطلوب ہے:

۱۔ سجدہ لغیرا کو ہمارے ہاں بالاتفاق حرام سمجھا جاتا ہے لیکن بعض لوگ ''سجدہ تعظیمی'' اور ''سجدہ عبادت'' میں فرق کرتے ہیں۔ اوّل الذکر کو حرام اور ثانی الذکر کو شرک وکفر اور مُخرج عن الملۃ قرار دیتے ہیں۔ کیا ان کا یہ موقف کتاب وسنت اور فہم سلف کے مطابق ہے؟ نیز کیا اس میں فاعل کی نیت اور اعتقاد کا کوئی دخل ہے یا نہیں؟

۲۔ کیا تعظیمی سجدہ، تعظیمی رکوع، تعظیمی قیام، تعظیمی قعود، تعظیمی طواف، یہ سب شرک ہیں یا صرف تعظیمی سجدہ ہی شرک ہے؟ اور کیا مندرجہ بالا مظاہر عبودیت زندہ ومردہ (یعنی قبروالوں اور حکام واساتذہ یا قومی ترانے وغیرہ) کے لیے یکساں حکم رکھتے ہیں، یا ان میں کوئی فرق ہے؟

۳۔ اگر یہ شرک ہے تو شرک کس درجے کا؟ اس کا مرتکب خارج عن الملۃ ہے یا نہیں؟ اس کا ذبیحہ کھانا اور اس سے رشتہ کرنا کیسا ہے؟

نوٹ: علمائے سلف میں سے مذکورہ بالا پہلوؤں پر جن علمائے کرام نے جس پہلو پر بھی گفتگو کی ہو، براہِ کرم اس کا حوالہ بھی درج کردیجئے۔ جزاکم اللہ (ابوعبدالرب عبدالقدوس سلفی، اسلام آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

الجواب بعون الوہاب: سجدہ تعظیمی اور سجدۂ عبادت میں کوئی فرق نہیں، دونوں شرک ہیں جو لوگ سجدۂ تعظیمی کو شرک قرار نہیں دیتے، ان کا اشکال یہ ہے کہ سجدۂ تعظیمی پہلی اُمتوں میں چلا آرہا تھا اور صرف اسلام نے اسے ممنوع اور حرام قرار دیا ہے، ورنہ سجدۂ عبادت تو غیراللہ کے لئے شرک ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ شرک جملہ شرائع میں سے کسی شریعت میں جائز نہیں رہا، تاہم اس کے مظاہر کی شکلیں بدلتی رہیں، اس طرح وہ شریعت کی جزئیات بن جاتی ہیں۔ جس طرح آدم علیہ السلام کے عہد میں صلبی اولاد کا آپس میں نکاح جائز تھا جو بعد میں حرام ہوگیا اور اگر آج کوئی اس کے جواز کا دعویدار ہو تو وہ کافر ہے، کیونکہ اس نے خواہش پرستی کو معبود بنالیا۔ قرآنِ کریم میں ہے:

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (الجاثیہ: ۲۳)

''بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے۔''

یہی کیفیت سجدۂ تعظیمی ہو یا عبادت، ہر دو کی ہے۔ اگر وہ اللہ کے حکم سے ہے تو وہ غیر کی عبادت میں شامل نہیں اور اگر وہ اپنی مرضی سے ہے تو وہ غیر کی عبادت ہے جو شرک کے زمرہ میں داخل ہے، کیونکہ حکم صرف اللہ کا چلتا ہے، کسی کو اس میں دخل نہیں اور دخل اندازی کرنے والا مشرک ہے۔ مثلاً کعبہ مشرفہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا عین اللہ کی عبادت ہے اور اس کے ماسوا کسی اور مکان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا عین شرک ہے، کیونکہ طریقہ عبادت مقرر کرنا صرف اللہ کا اختیار ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ (الشوریٰ: ۲۱)

''کیا اُن کے وہ شریک ہیں جنہوں نے اُن کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (فصلت: ۳۷)

''تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے، اگر تمہیں اس کی عبادت منظور ہے۔''

اس آیت کریمہ میں مطلقاً غیر اللہ کو سجدہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمارے استاذ محدث روپڑی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں کہ

''اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ حکم سورج، چاند پر ہی موقوف نہیں بلکہ سجدہ محض خالق کا حق ہے، مخلوق کا نہیں؛ خواہ سورج، چاند ہو یا کوئی اور مخلوق ہو اور اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ سے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی سجدہ غیر کو ہو گیا تو پھر خاص اللہ کے عابد نہیں رہو گے، بلکہ مشرک ہو جاوٴ گے۔ اس کی مثال ایسی ہے، جیسے قرآنِ مجید میں ہے: فَاتَّبِعُوْنِي (آل عمران: ۳۱)

''کہہ دیں کہ اگر تم مجھ ﷺ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے مقابلہ میں کسی اور کی اتباع کرو گے، خواہ کسی طرح سے ہو تو پھر اللہ کی محبت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ ٹھیک اسی طرح آیت بالا کا مطلب سمجھ لینا چاہیئے کہ جب غیر کو سجدہ ہوا (خواہ اس کا نام سجدۂ تعظیمی رکھو یا کچھ اور) تم خاص اللہ کے عابد نہیں رہ سکتے بلکہ مشرک ہو جاوٴ گے۔ گویا ہماری شریعت میں سجدہ مطلقاً حرام کر دیا گیا ہے خواہ اس کا نام کوئی کچھ بھی رکھے اور اس کی تائید احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ فتاویٰ ابن تیمیہ رحمہ اللہ میں ہے:

اما تقبیل الارض ووضع الراس ونحو ذلک مما فیہ السجود، مما یفعل قدام بعض الشیوخ وبعض الملوک فلا یجوز، بل لا یجوز الانحناء کالرکوع ایضا کما قالوا للنبی ﷺ: الرجل منا یلقی اخاه اینحنی له؟ قال:)لا(ولما رجع معاذ من الشام سجد للنبی ﷺ فقال: ماہذا یا معاذ؟ قال: یا رسول ا !رایتہم فی الشام یسجدون لاساقفتہم ویذکرون ذلک عن انبیائہم فقال:)کذبوا علیہم لو کنت آمرًا احدا ان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجہا من اجل حقہ علیہا۔ یا معاذ! إنہ لا ینبغی السجود إلا (واما فعل ذلک تدینا وتقربا فہذا من اعظم المنکرات، ومن اعتقد مثل ہذا قربۃ وتدینا فہو ضال مفتر، بل یبین لہ ان ہذا لیس بدین ولا قربۃ فإن اصر علی ذلک اُستیب فإن تاب وإلا قتل 'فتاویٰ ابن تیمیہ: ج ۱ ص ۱۱۶، طبع جدید: ۱۳۷/۲

''زمین کو بوسہ دینا اور سر زمین پر رکھنا اور ایسی ہی وہ صورتیں جس میں بعض مشائخ اور بعض بادشاہوں کے سامنے سجدہ کیا جاتا ہے تو یہ کچھ جائز نہیں بلکہ جھکنا مثل رکوع کے بھی جائز نہیں۔ چنانچہ صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ہم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملتا ہے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ تو فرمایا: نہیں اور جب حضرت معاذؓ سفر شام سے واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! یہ کیا؟ کہا: میں نے اہل کتاب کو دیکھا کہ وہ اپنے علما کو ایسے ہی سجدہ کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ جھوٹ

ہے۔ اگر میں کسی کو کسی کےلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا، اس کے شوہر کے اس پر حق کی وجہ سے۔ اے معاذؓ! سوائے اللہ کے کسی کےلئے سجدہ لائق نہیں۔ ''اور دین اور ثواب سمجھ کر سجدہ کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے (البتہ قتل وغیرہ کے ڈر سے ایسا کیا جائے تو وہ کبیرہ گناہ میں شامل نہیں بلکہ بعض کے نزدیک جائز ہے) جو اس کا اعتقاد رکھے، وہ گمراہ مفتری ہے۔ اس کو سمجھایا جائے کہ یہ دین اور ثواب نہیں، پھر بھی اصرار کرے تو اس سے توبہ طلب کی جائے اور اگر توبہ نہ کرے تو قتل کردیا جائے۔''

قریب قریب اس قسم کی روایتیں مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء وغیرہ میں موجود ہیں کہ غیر اللہ کو سجدہ جائز نہیں، اگر جائز ہوتا تو عورت کو خاوند کےلئے سجدہ کا حکم ہوتا اور مشکوٰۃ کے اسی باب میں آپ ﷺ کی قبر کو سجدہ کرنے کی ممانعت بھی مذکور ہے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا آپ ﷺ کی قبر کو سجدہ کی اجازت نہیں تو غیر کےلئے کس طرح اجازت ہوگی بلکہ مشکوٰۃ باب القیام میں قیامِ تعظیمی سے بھی آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے تو سجدہ کس طرح جائز ہوگا؟ خلاصہ یہ ہے کہ نماز کی مشابہت کسی غیر کےلئے جائز نہیں، نہ قیام نہ رکوع نہ سجدہ۔ یہی وجہ ہے کہ قبروں میں ممانعت ہے، تاکہ عبادتِ قبور سے مشابہت نہ ہو اور جب مشابہت منع ہے تو حقیقۃً قیام یا رکوع یا سجدہ غیر کےلئے کیونکر جائز ہوگا۔'' (فتاویٰ اہلحدیث: ۱/۱۴۷تا۱۵۰)

سعودی عرب کی ''دائمی کمیٹی برائے فتاویٰ و بحوثِ علمیہ'' کا فتویٰ ہے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا شرک ہے، اس طرح غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا بھی شرک ہے۔ اس کے شرعی حکم کی وضاحت کے باوجود اگر کوئی غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے یا غیر اللہ کےلئے جانور ذبح کرتا ہے تو اس کی فرض اور نفلی عبادت قبول نہیں ہوتی، اگرچہ وہ نماز، روزہ کرے۔

مشرک جب شرک پر مرجائے تو اس کے اعمال قبول نہیں ہوتے۔ ہاں البتہ موت سے پہلے خالص توبہ کی صورت میں اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (فتویٰ نمبر: ۴۳۶۰)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 518

محدث فتویٰ